بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تصریحات

ملک میں شر پسند، اسلام دشمن اور جمہوریت کش عناصر جس تیزی و سرگرمی سے مصروف عمل ہیں۔ ان سے ملک کے ہر اسلام دوست، جمہوریت پسند شہری کا مضطرب اور بے چین ہونا ایک قدرتی اور فطری امر ہے لیکن ہم یہ سمجھتے ہیں کہ ان حالات میں صرف اضطراب اور بے چینی کافی نہیں اور نہ ہی اس سے شر پسندی، اسلام دشمنی اور جمہوریت کشی ایسے امراض کا علاج ہو سکتا ہے بلکہ اس کے لیے ضرورت اس امر کی ہے کہ ملک کے تمام ایسے افراد جو ملک و ملت اور دین سے محبت رکھتے ہیں متفق و متحد ہو کر ان عناصر کا مقابلہ کرنے کے لیے اپنی تمام کوششوں اور کاوشوں کو صرف کر دیں اور اس سلسلہ میں کسی قسم کی قربانی سے دریغ نہ کریں کیونکہ اس وقت بالکل اس قسم کے حالات پیدا ہو چکے ہیں جس قسم کے قیام پاکستان کے وقت تھے اور اب تو ذمہ داریاں اس وقت سے بھی زیادہ بڑھ گئی ہیں کہ اس وقت تو ملک کے حصول کا معاملہ تھا اور اب اس حاصل کردہ ملک کو بچانے کا مسئلہ درپیش ہے اور ظاہری بات ہے ایک غیر حاصل شدہ چیز کے حصول میں ناکامی اتنی بڑی ندامت اور پریشانی کا باعث نہیں ہوتی جس قدر رسوائی حاصل شدہ چیز کے ہاتھ نکل جانے پہ حاصل ہوتی ہے۔ اور ہم اس بارہ میں کسی قسم کا کوئی شبہہ نہیں رکھتے کہ ملک میں بے شمار اس قسم کے بدقماش اور بدباطن افراد موجود ہیں جو اپنی اغراض سیئہ اور مقاصد رذیلہ کی خاطر اس ملک کی سلامتی کو درہم برہم کرنے میں بھی کوئی باک محسوس نہیں کرتے اور بدقسمتی سے ملک کی بیس سالہ خود غرض اور جاہ پسند حکومتوں نے ان لوگوں کو اٹھانے اور بڑھانے میں خاصی مدد دی ہے جس کی وجہ سے یہ پستہ قد و کوتاہ قامت لوگ خاصے بالا و بلند ہو گئے اور اپنے گرد ایسے مفاد پرست اور فریب خوردہ افراد کی ایک بھیڑ اکٹھا کرنے میں کامیاب ہو چکے ہیں جو ان کے اشارہ پر ملک و ملت سے بڑی سے بڑی خیانت کرنے پر تیار ہو سکتے ہیں اور ان کا مقابلہ صرف وہی لوگ کر سکتے ہیں جن کے سامنے ذاتی اغراض و مفادات نہ ہوں بلکہ وہ اپنے اس ملک کی خاطر جس کو صرف اور صرف اسلام کے نام پہ حاصل کیا گیا تھا اور اس ملت کی خاطر جس نے اسلام کے نام پر بے شمار قربانیاں دی تھیں اور پاکستان کی بنیادوں میں اپنی نو دمیدہ کلیوں، نوشگفتہ پھولوں، عفت مآب دوشیزاؤں اور مقدس بوڑھوں کی رگوں کے خون کو ڈالا تھا، اپنا سب کچھ نچھاور

کرنے کی ہمت و سکت رکھتے ہوں۔ اور ہمیں امید ہے کہ یہ لوگ اگر اٹھ کھڑے ہوں تو دنیا کی کوئی طاقت انہیں اپنے مقصد میں کامیاب و کامران ہونے سے نہیں روک سکتی اور ان شاء اللہ یہ اس معرکہ میں اسی طرح سرخرو ہوں گے جس طرح قیام پاکستان کے وقت ہوئے تھے۔

اور ہمیں یہ بھی سمجھ لینا چاہیے کہ اگر آج ہم اپنے مفادات کی بنا پر ان عناصر کو ان کے ارادوں میں ناکام بنانے کے لیے نہ اٹھے تو کل نہ ہم رہیں گے اور نہ ہمارے مفادات رہیں گے۔

ہمارا پختہ یقین ہے کہ اس ملک کے امن پسند، اسلام دوست اور جمہوریت نواز لوگوں کی سلامتی ملک کی سلامتی پر موقوف ہے اور ملک کی سالمیت اور بقا کا راز صرف اسلام اور اسلام کے شورائی نظام جمہوریت میں مضمر ہے۔ اس لیے آج ہمیں تمام نسلی، علاقائی اور لسانی تعصبات کو بالائے طاق رکھتے ہوئے اور فروعی اور علمی اختلافات کو علمی حدود تک محدود رکھتے ہوئے پوری قوت و طاقت سے اسلام کی سربلندی اور ملک کی فلاح کے لیے مصروف کار ہو جانا چاہیے ؎

اٹھو وگرنہ حشر نہیں ہوگا پھر کبھی!
دوڑو زمانہ چال قیامت کی چل گیا،

ہم نے آج سے چار ماہ پیشتر بنام خدا "ترجمان الحدیث" کا اجراء کیا تھا اور اس عالم میں کہ اسے نہ تو کسی بڑی پارٹی کی مدد و معاونت حاصل تھی اور نہ کسی بڑے آدمی کی سرپرستی، لیکن ہمارے حوصلے بلند اور ہمارے عزائم بلند تر تھے اور ہمارے لیے یہ بات سوہانِ روح تھی کہ اتنے بڑے ملک میں اہل حدیث ایسی عظیم اور علمی جماعت کا کوئی ماہوار علمی مجلہ نہ ہو اور للہ الحمد کہ ہمارے ارادہ کرتے ہی چند مخلص ساتھی ——— فوراً اس کام کا بیڑا اٹھانے کے لیے آمادہ ہو گئے اور محترم شیخ محمد اشرف صاحب نے بھی انتہائی فراخ دلی سے نہ صرف "ترجمان الحدیث" ہمارے حوالے کر دیا جس کی وہ دو تین ڈمیاں نکال چکے تھے بلکہ اس کے لیے دفتر اور دیگر سہولتیں بھی بہم پہنچائیں۔

دوسری طرف اہل دل، اہل علم اور اہلِ نظر کی ہمہ قسم علمی و عملی اور قلمی ہمدردیاں ہمارے شاملِ حال ہو گئیں کہ ہم رب ذو الجلال کے انعام و اکرام بے نہایت اور مالا مال ہو گئے

ترجمانُ الحدیث ظاہر ہے کہ ایک خالص علمی و دینی رسالہ ہے لیکن اس کے باوصف احباب کرام نے اسے بڑی جلدی شرف پذیرائی بخشا اور ہمیں ایک ایک پرچہ کے کئی کئی ایڈیشن چھاپنا پڑے اس سلسلہ میں جماعتی احباب کے علاوہ دیگر جماعتوں کے اہل علم اور دین پسند حضرات نے بھی ہماری کافی حد تک حوصلہ افزائی کی۔ والحمد للہ علیٰ ذٰلک حمدا کثیرا!

لیکن ایک بات کہے بغیر ہم نہیں رہ سکتے کہ ہمارے ملک کا سرمایہ دار طبقہ انتہائی بے حس اور دین کے معاملہ میں انتہائی سرد مہر واقع ہوا ہے۔ انہیں اس بات سے کوئی دلچسپی نہیں — کہ اس ملک میں دین باقی رہے یا ختم ہو جائے۔ ان کی ساری توجہات کا مرکز صرف اپنے کاروبار کا بڑھانا اور اس کے فروغ کے لیے جدوجہد کرنے تک محدود ہو کر رہ گیا ہے۔ چنانچہ ہم نے متعدد بڑے کاروباری حضرات کو اس طرف توجہ دلائی کہ وہ دین کے سرچشموں کے اجراء و بقا کے لیے اپنے فرائض کو ادا کریں۔ اس سلسلہ میں ہم نے ان سے **ترجمان** کے لیے "خیرات" نہیں بلکہ اشتہار کا سوال کیا۔ وہ اشتہار جس کی رقم ان کے ٹیکسوں سے مجرا ہو جاتی ہے لیکن افسوس! کسی طرف سے بھی امید افزا جواب موصول نہ ہوا اور اس بات سے ہم رہے کہ ان کے باب عالی پہ جا کے دستک دیں یا ان کی چوکھٹ پہ ناصیہ فرسائی کریں اور شاید قارئین کو یہ علم نہ ہو کہ ہم نے اشتہار کے لیے بھی صرف اس لیے لکھا تھا کہ کوئی بھی اچھے معیار پر طبع ہونے والا پرچہ اس وقت تک خسارے سے نہیں محفوظ رہ سکتا جب تک اسے ایک معقول تعداد میں اشتہارات نہ ملیں اور رسائل وجرائد کو ملنے والے اشتہارات میں بڑی قسم بنکوں انشورنس کمپنیوں اور سگریٹ وغیرہ کے اعلانات کی ہوتی ہے اور ہم نے یہ عہد کر رکھا ہے کہ بفضل خدا ان سے ہم "ترجمان" کے اوراق کو آلودہ نہ ہونے دیں گے چاہے اس کے لیے ہمیں (خدانخواستہ) "ترجمان الحدیث" کا گلہ ہی کیوں نہ گھونٹنا پڑے۔

خسارے سے بچنے کا دوسرا طریقہ یہ ہے کہ "ترجمان الحدیث" کی اشاعت میں معتدبہ اضافہ کیا جائے اور ہمیں اپنے دوستوں سے پوری طرح توقع ہے کہ وہ سابق کی طرح آئندہ بھی اور زیادہ جانفشانی سے ہمارا ہاتھ بٹائیں گے اور **ترجمان** کو زیادہ سے زیادہ ہاتھوں میں پہنچانے کے لیے تگ و دو فرمائیں گے۔ ربِ ذوالجلال ہمارے تائید وحمایت فرمائے۔ آمین۔

پروفیسر ساجد میر ایم اے (اسلامیات و انگریزی)

فقہ الحدیث

مسائل طہارت

پانی اور اس کے احکام

الحمد للہ ترجمان الحدیث کامیابی سے قبولیت عامہ کے مدارج طے کر رہا ہے اور اس کے بلند پایہ مشمولات و مضامین اہلِ ذوق سے خراج تحسین وصول کر رہے ہیں تاہم کچھ عرصہ سے احباب کا تقاضا تھا کہ ترجمان میں روزمرہ عوامی زندگی کی رہنمائی کے لیے براہِ راست کتاب و سنت سے مستنبط فقہی مسائل و احکام جدید ترتیب سے لکھے جائیں۔ چنانچہ اس شمارہ سے یہ سلسلہ شروع کیا جا رہا ہے۔ اس کی ترتیب و تدوین میں درج ذیل کتب خصوصیت سے پیش نظر ہوں گی ——————

۱۔ قرآن مجید مع تفاسیر ۲۔ صحاح ستہ ۳۔ فقہ السنہ للسید سابق المصری ۴۔ نیل الاوطار للشوکانیؒ ۵۔ فتح الباری لابن حجر ۶۔ التلخیص الحبیر لابن حجر ۷۔ احکام الاحکام لابن الاثیر ۸۔ الدرالبہیۃ للشوکانیؒ مع شرح الروضۃ الندیہ للنواب صدیق حسنؒ ۹۔ المحلی لابن حزم ۱۰۔ المغنی لابن قدامۃ ۱۱۔ بدایۃ المجتہد لابن رشد ۱۲۔ زاد المعاد لابن قیمؒ ۱۳۔ مرعاۃ المفاتیح شرح مشکوٰۃ المصابیح للعلامہ عبید اللہ المبارکفوری ۱۴۔ شروح بلوغ المرام للامیر الیمانیؒ، والنواب صدیق حسنؒ و سید احمد حسنؒ ۱۵۔ تحفۃ الاحوذی و عون المعبود شروح جامع ترمذی و سنن ابی داؤد ۱۶۔ حجۃ اللہ البالغۃ ۱۷۔ فتاویٰ نذیریہؒ ۱۸۔ تحفۃ الفقہاء للسمرقندیؒ

طہارت و پاکیزگی تمام عبادات شرعیہ کی بنیاد ہے اس لیے عموماً طہارت اور اس کے متعلقات کے بیان ہی سے احکام و مسائل کا آغاز کیا جاتا ہے۔ اس سلسلے میں سب سے پہلے پانی اور اس کی مختلف قسموں کی شرعی حیثیت کو سمجھنا ضروری ہے۔